بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

فقہی مجالس کا قیام
اور ضرورت واہمیت

فَلَوْ لاَ نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَائِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ ....الخ

(کیوں نہ نکلیں ہر قبیلہ سے چند آدمی تا کہ دین میں سمجھ بوجھ اور بصیرت حاصل کریں)۔

ماضی میں ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صورت میں انسانوں کا ایک ایسا گروہ ہر دور میں پیدا ہوا جس نے نہایت عرق ریزی سے قرآنِ کریم کا مطالعہ کر کے اس سے قواعد وعلل کا استخراج کیا اور سنت نبوی میں غور وفکر کر کے تنقیح مناط کا فریضہ انجام دیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہ اسلامی زمانے کے تغیرات کے باوصف شرعی رہنما کے طور پر زندہ ہے۔ گزشتہ چودہ صدیوں میں ہر صدی کے اندر جلیل القدر فقہاء پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے دور اور اپنی اپنی صدی کے جدید مسائل کا حل قرآن و سنت سے پیش کیا اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ لوگوں کو شکایت پیدا ہوئی ہو کہ ان کے مسائل یونہی دھرے کے دھرے رہ گئے اور کوئی حل بتانے والا نہ ملا۔ یہ خدائی نظام ہے کہ شریعت مصطفوی کو تاحیات نافذ رکھنے کیلئے اللہ تبارک تعالیٰ ہر دور میں ایسے افراد پیدا کرتا رہے گا جو لوگوں کی نئی ضروریات، اور نئے تقاضوں کے مطابق شریعت سے ان کی رہنمائی کرتے رہیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

"ان اللہ یبعث علی رأس کل مائة سنة من یجدد لها امر دینها ...."

(کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر ایسے افراد بھیجتا رہیگا جو تجدید دین کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے)

گزشتہ ادوار میں اہل علم وبصیرت کا یہ معمول رہا کہ وہ جدید فقہی مسائل پر کوئی رائے قائم کرتے وقت اپنے معاصرین سے رجوع کرتے اور فقہی مسائل کے حل کے لئے ان کے مابین علمی مجالس منعقد ہوتیں، اگرچہ ان علمی مجالس کا بظاہر کوئی معروف نام نہ رہا ہو، تاہم عملاً ایسی مجالس کا

انعقادِ اوران میں زیر بحث مسائل کا تذکرہ کتب فقہ وتاریخ الفقہ میں موجود ہے۔

خود اصحابِ رسول بھی فقہی مسائل کے سلسلہ میں باہم مشاورت کرتے تھے۔ تاریخ الفقہ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ الناطق بالوحی والصواب سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جیسے وزیر رسول و امیر المؤمنین نے حضرت زید بن ثابت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور دیگر اصحاب سے فقہی مسائل میں مشاورت اختیار فرمائی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے فقہی مشاورت اپنائی۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (شاگردِ رشید حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے تو آثار میں بڑے واضح الفاظ میں یہ فرمایا کہ:

"......... کان سنة من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتذاکرون الفقه بینهم، علی، ابی (بن کعب) ابو موسیٰ علیحدة و عمر و زید، و ابن مسعود علیحدہ......"

(یعنی اصحاب رسول کا یہ دستور رہا کہ وہ فقہی مسائل پر باہم مشاورت، مذاکرہ کرتے تھے اور حضرت علی، حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کی الگ ایک فقہی مجلس تھی اور حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی الگ)

تہذیب التہذیب میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ میں سات فقہاء صحابہ کی ایک مجلس فقہی قائم تھی جو پیش آمدہ فقہی مسائل پر باہم تبادلۂ خیال ومباحثہ کے بعد حل مسائل تجویز کرتی تھی۔ حتیٰ کہ عدلیہ میں قاضئ وقت کو کسی مسئلہ کی وضاحت کی ضرورت پیش آتی تو وہ اس مجلس سے رجوع کرتا اور اپنے فیصلوں میں اس فقہی مجلس کی رائے کو مقدم رکھتا۔

تہذیب التہذیب کے الفاظ ہیں:

"عن ابن مبارک کان فقهاء اهل المدینة سبعة و کانوا اذا جاء تهم المسئلة دخلوا فیها جمیعا فنظروا فیها........"

(یعنی ابن مبارک کہتے ہیں کہ اہل مدینہ میں سات فقہاء تھے جب ان میں سے کسی کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو یہ سب کے سب اس پر غور کرتے اور کوئی رائے قائم فرماتے)

ائمہ فقہ میں اصحابِ رسول کے اس طرزِ مشاورت و مذاکرۂ علمی کو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا اور اپنے شاگردوں میں سے ایسے چالیس ذہین وفطین تلامذہ کا انتخاب کرکے

ایک فقہی مجلس قائم فرمائی جو اس فن کے ماہر و امام کہلانے کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ عمدۃ الرعایہ میں علامہ عبدالحیٔ فرنگی محلی نے اس فقہی مجلس مشاورت و مذاکرہ کا ذکر بڑے اعجاب سے کیا ہے اور ان میں سے بعض کے علمی مرتبہ و مقام پر گفتگو کی ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ موجودہ دور کے احوال اور تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے سماجی، اقتصادی، معاشی و معاشرتی معاملات و مسائل کے پیش نظر علمائے کرام اور مفتیانِ عظام انفرادی فتاویٰ اور ذاتی آراء کے اصدار کی بجائے ''اجتماعی اجتہاد'' کے طریقہ کو اپنائیں تو اختلاف و مخالفت کے حوالہ سے علماء کے بارے میں سیکولر عناصر کی جانب سے پھیلائی جانے والی نفرتوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مشاورت و مذاکرہ کو فروغ دیا جائے، علمی مجالس سیمینارز اور فقہی کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے اور جدید پیش آمدہ مسائل پر دو بدو بیٹھ کر گفت وشنید کا سلسلہ شروع کیا جائے تو بہت سے مسائل بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں۔

ہم ایک بار پھر یہ عرض کریں گے کہ اہم نوعیت کے جدید فقہی مسائل پر مختلف مدارس، دارالافتاء یا مفتیانِ کرام کو اپنی اپنی انفرادی تحقیقات کو شائع اور عام کرنے کے ساتھ ساتھ فقہی نشستوں، مجالس مذاکرہ، سیمینارز اور پھر بڑی فقہی کانفرنسوں کا انعقاد کر کے اتفاقِ رائے سے مسائل کا حل پیش کرنے کو ترجیح دینی چاہیے تاکہ علماء کرام کے بارے میں سیکولر عناصر کی تدبیر کے نتیجے میں ہر عام و خاص کی جو یہ رائے بنتی جا رہی ہے یا بنائی جا رہی ہے کہ کوئی عالم کچھ کہتا ہے کوئی کچھ'' ہم جیسا ایک سیدھا سادا مسلمان کہاں جائے؟ اس کا ازالہ بھی ہو سکے اور اہل علم کے مابین صحت مندانہ تبادلۂ آراء اور مثبت غور و فکر کا رجحان بھی پیدا ہو۔ فقہی نشستوں اور علمی سیمینارز اور کانفرنسوں کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہو گا کہ اس سے دینی مدارس اور سرکاری جامعات میں زیر تعلیم منتہی طلبہ اور نوجوان علماء کی تربیت ہو سکے گی۔ ہم نے اس سلسلہ میں کچھ عرصہ قبل کراچی سے فقہی نشستوں کا آغاز کیا تھا جسے اس وقت موقوف کر دیا گیا جب بڑے ربزرگ علماء کرام میدان میں آگئے اور انہوں نے یہ محسوس فرمالیا کہ یہ کام ان کے کرنے کا ہے۔ چنانچہ ایک مجلس فقہی کی تشکیل ہوئی مگر رفتہ رفتہ یہ مجلس فقہی موضوعات پر تحقیقات پیش کرنے کی بجائے باہم ملاقاتوں تک محدود ہو کر رہ گئی اور اس کا کوئی علمی کام جو اجتماعی انداز میں کیا گیا ہو اب تک سامنے نہ آ سکا کیونکہ اس کے ارکان اکثر مہتممین حضرات اور مصروف ترین لوگ تھے۔

☆ما مضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆

کراچی میں قائم ہونے والی اس "المجلس الفقہی الاسلامی" کے قیام کے اعلان کے بعد ہم نے فقہی نشستوں کے انعقاد کا کام حضرت امیر المجلس پر چھوڑ دیا تھا مگر ان کی ملکی وبین الاقوامی مصروفیات کی بناء پر تا حال کسی ایک بھی مسئلہ پر نہ تو دلجمعی سے لکھا جا سکا اور نہ کسی فقہی نشست، مذاکرہ یا سیمینار کا اہتمام ہوا۔

چنانچہ ہم پھر سے ایسے نوجوانوں کو فقہی نشستوں میں گفتگو کرنے کی دعوت کے ساتھ مشاورت کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں جو فقہی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہوں۔

آخر میں ہم ان علمائے کرام کے شکر گزار ہیں جو مجلّہ فقہ اسلامی کے ساتھ علمی وقلمی تعاون فرماتے ہیں۔ان احباب کے تعاون سے، کراچی، لاہور، فیصل آباد، گجرات، راولپنڈی، جہلم اور ایبٹ آباد میں فقہی نشستیں ہو چکی ہیں۔اور اب سلسلہ کو انشاء اللہ مزید دراز کیا جائے گا۔

اساتذہ فقہ اسلامی، (مدرسین مدارس اسلامیہ)، فقہ سے دلچسپی رکھنے والے نوجوان علماء سے گزارش ہے کہ وہ مجلّہ فقہ اسلامی اور اسلامک فقہ اکیڈمی (پاکستان) کے فقہی سیمینارز اور فقہی نشستوں کو دیگر بڑے شہروں میں آرگنائز کرنے کے سلسلہ میں عملی تعاون فرمائیں مالی کی ضرورت نہیں......تاکہ ہر شہر میں فقہی مسائل ومعاملات پر گفتگو کے لئے فقہی نشستوں کا اہتمام ہو سکے اور پھر ملکی سطح پر اسی طرح فقہی سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جا سکے......

غلطیوں کی اصلاح

قارئین کرام مجلّہ فقہ اسلامی کی مجلس ادارت کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس میں شائع ہونے والے مضامین کی پروف ریڈنگ احتیاط سے کی جائے۔مگر اس کے باوجود بعض مطبعی اغلاط رہ جاتی ہیں۔لہذا دوران مطالعہ جہاں غلطی محسوس فرمائیں اسے اپنے ہاتھ میں موجود نسخہ مجلّہ میں فوراً درست فرمالیں تاکہ اگر کوئی اور اس کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ گراں نہ گزرے۔اور ماہ بماہ اگر ہمیں بھی تحریری طور پر اغلاط سے مطلع فرماتے رہیں تو ہم دیگر قارئین کو مطلع کرنے اصلاح کی کوشش کریں گے۔(مجلس ادارت)